



سوال

(09) رسول اللہ ﷺ کی قبر کو مسجد میں داخل کرنے کی حکمت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ تو معلوم ہے کہ مساجد میں مردے دفن کرنا جائز نہیں اور جس مسجد میں قبر ہو، وہاں نماز جائز نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض صحابہ کی قبروں کو مسجد نبوی میں داخل کرنے کی کیا حکمت ہے؟!

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد میں بنا لیا“ اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام سلمہ اور ام حبیبہ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کینسہ کا ذکر کیا جو انہوں نے سرزمین جشہ دیکھا تھا اور اس کینسہ میں تصاویر تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُولَئِكَ إِذَانَاتُ فِئْمِ الزُّجَلِ الصَّالِحِ بِنَوِّعِي قَبْرِهٖ مَسْجِدًا، وَأَصَوْرًا فِيهِ تَمَلِكُ الصُّورَ، أُولَئِكَ : بَشْرًا خَلَقَ عِنْدَ اللَّهِ)) (مَشَّقُّ عَلِيٍّ)

”ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے اور اس بزرگوں کی تصویریں بنا لیتے۔ یہ لوگ اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں“

اور مسلم نے بھی اپنی صحیح میں جندب بن عبد اللہ بخلی سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بیشک اللہ نے مجھے خلیل بنایا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانا تو ابو بکر کو بنانا۔ خوب سن لو کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ خوب سن لو۔ تم قبروں کو مسجد میں نہ بنانا۔ میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں“

مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ یہ بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو بھینٹہ بنانے، ان پر بیٹھنے اور ان پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ احادیث صحیحہ اور دوسری جو اس معنی میں وارد ہیں سب کی سب قبروں پر مسجدیں بنانے اور ان پر گنبد بنانے اور انہیں پختہ کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ یہ باتیں شرک اور اللہ کو چھوڑ کر قبر کے بانیوں کی عبادت کا سبب بنتی ہیں جیسا کہ پہلے بھی ہوتا رہا اور اب بھی ہو رہا ہے لہذا مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں ایسی باتوں سے بچیں، جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ورنہ وہ لوگوں کی اکثریت کے فعل سے دھوکہ میں پڑ جائیں گے۔ کیونکہ حق مومن کی گم شدہ چیز ہے جہاں سے پاتا ہے اسے قبول کر لیتا ہے اور حق کتاب و سنت کی دلیل سے ہی پہچانا جاسکتا ہے۔ لوگوں کی آراء و اعمال سے نہیں پہچانا جاسکتا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھی مسجد میں دفن نہیں ہوئے تھے وہ



تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کھر میں دفن کئے گئے تھے۔ لیکن جب ولید بن عبد الملک کے عہد حکومت میں مسجد نبوی کو پہلی صدی کے آخر میں وسیع کیا گیا تو حجرہ کو مسجد میں داخل کر دیا دونوں ساتھیوں کو مسجد کی زمین کی طرف منتقل نہیں کیا گیا۔ بلکہ حجرہ ہی کو مسجد کی توسیع کی خاطر مسجد میں داخل کر دیا گیا۔ لہذا یہ بات کسی کے لیے قبروں پر تعمیر یا ان پر مسجد میں بنانے یا مسجد میں دفن کرنے کیے جواز پر حجت نہیں بن سکتی۔ جیسا کہ ابھی میں نے ان احادیث صحیحہ کا ذکر کیا ہے جن میں ان باتوں کی ممانعت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ سنت کے خلاف ولید کا عمل حجت نہیں بن سکتا... اور اللہ ہی توفیق عطا کرنے والا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 37

محدث فتویٰ